ڈاکٹر عبدالحی ابڑو☆

مصارف زکوٰۃ میں ''فی سبیل اللہ'' کی مد

ماہنامہ ''حکمت قرآن'' لاہور نے اپنی اشاعت خاص (جولائی ۲۰۰۶ء) میں ''مصارف میں ''فی سبیل اللہ'' کی مد اور مسئلہ تملیک'' حصہ دوم میں مصارف زکوٰۃ کے حوالے سے ایک استفتا کے جواب میں فتویٰ کے دو اہم مراکز کے جوابات شائع کیے ہیں جو حصہ اول میں دیے گئے مضامین کے بالکل برعکس ہیں۔ اس لیے گھوم پھر کر مسئلہ پھر وہیں آ جاتا ہے جہاں سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے یہ احساس خود بخود ابھرتا ہے کہ ہمارے برصغیر کے مفتیان کرام اپنے تمام تر اخلاص اور دینی دردمندی کے باوجود دینی تقاضوں کو پیش نظر رکھنے اور ان کی اہمیت کا احساس کر کے اس کا حل ڈھونڈ نکالنے کے بجائے (بصد ادب عرض کرنے کی جسارت کی جاتی ہے) بسا اوقات محض متقدمین مولفین کی عبارتوں اور الفاظ تک ہی محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس کے برعکس عالم عرب کے ارباب افتا چیزوں کو وسیع تناظر میں اور شریعت کی روح اور اس کے عمومی مقاصد ومصالح کو پیش نظر رکھ کر افتا وارشاد کی ذمہ داریاں انجام دیتے ہیں۔

یہاں ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ''فی سبیل اللہ'' کی مد اور ''تملیک'' کے حوالے سے عرب علما کے فتاویٰ بھی قارئین کے سامنے رکھ دیے جائیں تاکہ تصویر کا دوسرا رخ بھی سامنے آ جائے۔

مجلس المجمع الفقہی الاسلامی کا فیصلہ

سب سے پہلے عالم اسلام کے فتویٰ کے ایک نمائندہ ادارے ''مجلس مجمع الفقہی الاسلامی'' کے فیصلہ کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس مجلس میں پوری اسلامی دنیا کے چیدہ چیدہ علما کی نمائندگی موجود ہے۔ یہ مجلس ہر سال نئے پیش آمدہ مسائل پر غور وفکر کے لیے اپنے اجلاس منعقد کرتی اور اس سلسلے میں ایک اجماعی یا اکثریتی رائے دیتی رہتی ہے۔ ''فی سبیل اللہ'' کی مد کے حوالے سے فقہی مجلس نے مورخہ ۱۴۰۸/۴/۲۷ھ تا ۱۴۰۵/۵/۸ھ کو مکہ مکرمہ میں ہونے والے اپنے اجلاس میں درج ذیل فیصلہ کیا ہے:

''المجمع الفقہی الاسلامی'' کی مجلس نے مکہ مکرمہ میں مورخہ ۱۴۰۵/۴/۲۷ھ - ۱۴۰۵/۵/۸ھ کو ہونے والے اپنے آٹھویں اجلاس میں مصارف زکوٰۃ کی آیت میں ذکر کردہ مصرف ''فی سبیل اللہ'' کے معنی پر غور وخوض کیا اور بحث ومباحثہ کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس مسئلہ میں فقہا کی دو آرا ہیں:

☆ ڈپٹی ڈین کلیہ شریعہ وقانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

ا۔آیت مبارکہ کے الفاظ 'فی سبیل اللہ' کا مفہوم قتال کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔ یہ جمہور علما کی رائے ہے لہٰذا ان کا کہنا ہے کہ 'فی سبیل اللہ' کی مد سے زکوٰۃ کے معنی صرف اللہ کی راہ میں بالفعل قتال کرنے والے مجاہدین ہی ہوں گے۔

۲۔ 'سبیل اللہ' نیکی اور رفاہ عامہ کے ہر کام کو شامل ہے جس سے مسلمانوں کو دینی یا دنیوی لحاظ سے فائدہ پہنچے، جیسے مساجد کی تعمیر اور مرمت، مدارس اور سرائے، مسافر خانوں کا قیام اور سڑکوں کی تعمیر وغیرہ۔ یہ قول چند متقدمین علما کا ہے مگر اسے بہت سے متاخرین نے اختیار کیا ہے۔ تبادلہ خیالات اور دونوں فریقوں کے دلائل کا جائزہ لینے کے بعد مجلس نے اکثریت سے درج ذیل فیصلہ کیا:

ا۔ چونکہ دوسری رائے بھی علما کی ایک گروہ کی ہے اور بعض آیات مبارکہ سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے، جیسے ارشاد باری ہے:

﴿الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منّا و لا اذی لھم اجرھم عند ربھم﴾ (البقرہ:۲۶۲)

نیز بعض احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، جیسا کہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا اونٹ فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں وقف) کر دیا اور اس کی بیوی حج پر جانا چاہتی تھی تو حضور ﷺ نے اسے فرمایا: ''تو نے اس اونٹ پر سفر کیوں نہیں کیا، اس لیے کہ حج بھی فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں) ہی ہے۔'' (کتاب المناسک، حدیث ۱۹۸۹)

۲۔مزید یہ کہ اسلحہ سے جہاد و قتال، اللہ کے کلمہ کا بول بالا کرنے کے لیے اور داعیان دین کی تیاری اور انہیں ان کے فرائض کی ادائیگی میں تعاون فراہم کرنے سے بھی دین کی نشر و اشاعت ہی پیش نظر ہوتی ہے، لہٰذا دونوں چیزیں جہاد میں شامل ہیں، جیسا کہ امام احمد اور نسائی نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرکین سے اپنے مال، جان، زبان، ہر ذریعے سے جہاد کرو۔'' (مسند احمد حدیث ۱۱۸۳۷، نسائی حدیث ۳۰۹۶، ابوداؤد، حدیث ۲۵۰۴)

۳۔اور جیسا کہ نظریہ و عقیدہ کے میدانوں میں اہل الحاد، یہود و نصاریٰ اور دیگر دشمنان دین اسلام سے برسر پیکار ہیں اور انہیں بھرپور مادی اور معنوی پشت پناہی حاصل ہے، لہٰذا مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان کا اسی اسلحہ سے بلکہ اس سے شدید اسلحہ سے مقابلہ کریں جس سے وہ اسلام پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔

۴۔مزید یہ کہ اسلامی ممالک میں جنگ اور دفاع کے لیے الگ شعبے اور وزارتیں قائم ہیں اور ہر ملک میں اس کے لیے بجٹ میں رقم مخصوص کی جاتی ہے، جبکہ دعوت دین کے میدان جہاد کے لیے اکثر اسلامی ممالک کے بجٹ میں کوئی رقم نہیں رکھی جاتی۔

ان تمام باتوں کے پیش نظر مجلس نے بھاری اکثریت سے یہ طے کیا کہ دعوت الی اللہ اور اسے قوت و طاقت بہم پہنچانے والے امور اور سرگرمیاں ﴿فی سبیل اللہ﴾ کے قرآنی الفاظ میں شامل ہیں۔

اس فیصلے پر مجلس کے ایک ممبر، سعودی عرب کے مفتی اعظم الشیخ محمد بن ابراہیم نے یہ اضافہ فرمایا: ''یہاں ایک ضروری چیز ہے جس پر رقم کی زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے، اور وہ ہے دعوت الی اللہ اور دین کے حوالے سے شکوک و شبہات رفع کرنے کے لیے مالی قوت فراہم کرنا۔ بلاشبہ یہ بات جہاد میں شامل ہے بلکہ سب سے بڑی اللہ کی راہ (اعظم سبیل اللہ)

ہے''۔

سعودی عرب کی سپریم علماء کونسل کے ممبر الشیخ عبداللہ جبرین سے فقہی مجلس کے اس فیصلے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

''ان معروف علما نے بالکل ٹھیک کیا ہے اور درست رائے دی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی مشکلات حل ہوں گی، دعوت وارشاد کا کام کرنے والوں کو تائید و مدد حاصل ہوگی، دین کی دعوت کو فروغ ملے گا اور مشرکین کا زور ٹوٹے گا۔

بلاشبہ سبیل اللہ سے مراد وہ راستہ ہے جو اللہ کی طرف لے جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿یہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام﴾ (المائدہ:۱۶)

یعنی اللہ تعالیٰ وہ راہ دکھاتا ہے جو اس پر چلنے والے کو سلامتی (جنت) کی طرف لے جاتی ہے، چنانچہ ہر وہ نیک عمل جو اللہ کے قریب کر دے اور اس کی رضامندی اور جنت کی طرف لے جائے، وہ سبیل اللہ کی قبیل سے ہے۔ اللہ سبحانہ نے مصارف زکوٰۃ کی آیت میں پہلے ان لوگوں کے اوصاف گنوائے جو اپنی ذاتی ضرورت کی بنا پر زکوٰۃ کے مستحق ہیں جیسے فقیر، نادار، مقروض، مولفۃ القلوب اور مسافر وغیرہ۔ پھر باقی مصارف کو 'فی سبیل اللہ' کے عمومی الفاظ سے ذکر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کو بھی ''اپنے راستہ میں'' قرار دیا ہے۔

﴿ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعۃ﴾ (النساء:۱۰۰)

بلاشبہ اللہ کے دین کی دعوت، دین کی خوبیاں بیان کرنے اور پھیلانے، اہل الحاد اور باطل پرستوں کا رد اور کفار ومنافقین کی طرف سے پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات کا ازالہ اور توڑ، یہ باتیں اللہ کی مدد کرنے اور اس کے پسندیدہ دین کی نشر واشاعت کرنے میں شامل ہیں۔ اگر یہ محاذ بے توجہی کا شکار ہو جائے اور لوگ اس پر خرچ نہ کریں اور اسے آگے نہ بڑھائیں اور داعیان حق کی کفالت کا انتظام نہ کریں تو ان مدّات پر زکوٰۃ کی رقم لگانا ضروری ہو جاتا ہے، بلکہ ان مدّات پر زکوٰۃ کی رقم دینا بعض دیگر مدات (جیسے مکاتب، مولفۃ القلوب اور مسافر) سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ ان مدات میں قرآن مجید اور دینی کتب کی طباعت واشاعت، کیسٹوں اور انٹرنیٹ کے پروگرامات کی تیاری وغیرہ شامل ہیں (جن کے متعلق سائل نے پوچھا ہے (فتاویٰ علماء البلد الحرام، مرتب: خالد الجریسی، موسسہ الجریسی الریاض ۱۹۹۹۔ ص ۲۶۷۔۲۷۲)

جامعۃ الازہر کا فتویٰ

جامعۃ الازہر کی فتویٰ کمیٹی سے پوچھا گیا کہ مصر کے ایک علاقہ میں جہاں مسلمان بڑی تعداد میں بستے ہیں اور وہاں مساجد کی قلت ہے، ایک مخیّر شخص زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں، کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟ اس استفتا کا جواب اس وقت کے شیخ الازہر عبدالمجید سلیم نے دیا جو درج ذیل ہے:

''مسجد وغیرہ کی تعمیر اور اس طرح کے دیگر رفاہ عامہ کے ایسے کاموں کے لیے بعض فقہا کی رائے میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کی جا سکتی ہے جن میں تملیک نہیں ہوتی۔ ان فقہا نے اس کے جواز کے لیے آیت کے لفظ ﴿وفی سبیل اللہ﴾ کے عموم سے استدلال کیا ہے، اگرچہ ائمہ اربعہ کی رائے یہ نہیں ہے۔ مگر جو رائے ہم اختیار کر رہے ہیں، وہ تفسیر رازی میں یوں

مذکور ہے:

''یہ جان لو کہ 'وفی سبیل اللہ' کے ظاہر الفاظ سے مال زکوٰۃ کا صرف قتال کرنے والے مجاہدین تک محدود کر دینا لازم نہیں آتا، اسی لیے قفال نے اپنی تفسیر میں بعض فقہا کی یہ رائے نقل کی ہے کہ وہ مردوں کی تکفین وتدفین، قلعوں اور مساجد کی تعمیر وغیرہ جیسے کاموں پر خرچ کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں، اس لیے کہ (وفی سبیل اللہ) کے الفاظ میں عموم پایا جاتا ہے اور اس میں یہ تمام چیزیں شامل ہیں''۔ (بدائع الصنائع کے مولف امام کاسانی حنفی نے بھی ''سبیل اللہ'' کا مفہوم نیکی کے تمام کام' بیان کیا ہے)۔

''ابن قدامہ المغنی میں پہلے تو یہ بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جن مصارف کی صراحت فرمائی ہے، ان کے علاوہ کسی اور مد جیسے مساجد، پلوں اور سڑکوں کی تعمیر پر زکوٰۃ کی رقم نہیں لگائی جا سکتی'' پھر کہتے ہیں: ''مگر حضرت انس اور حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ پلوں اور سڑکوں کی تعمیر پر جو رقم خرچ کی جائے گی، وہ تو دیر پا رہنے والی زکوٰۃ اور صدقہ جاریہ ہے، مگر پہلی رائے زیادہ درست ہے، اس لیے کہ ﴿انما الصدقات للفقراء والمساکین ﴾ میں 'انما' حصر اور اثبات کے لیے ہے، اس سے مذکورہ مصارف کا اثبات اور ان کے علاوہ دیگر کی نفی ہوتی ہے''۔ ابن قدامہ کی عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت انسؓ اور حسن بصریؒ رفاہ عامہ کے کاموں (مساجد اور سڑکوں اور پلوں کی تعمیر وغیرہ) پر زکوٰۃ کی رقم کے استعمال کو جائز سمجھتے ہیں۔ ابن قدامہ نے اس کا جو رد کیا ہے وہ وقیع نہیں، اس لیے کہ رفاہ عامہ کے ان کاموں کا مصارف زکوٰۃ میں شامل ہونا 'وفی سبیل اللہ' کے الفاظ کے عموم کی وجہ سے خود اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے۔ اسی لیے کتاب ''الروض النضیر'' کی شرح کے مولف نے اسی رائے کو اختیار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں جن فقہا نے میت کی تکفین وتدفین اور مسجد کی تعمیر (جیسے رفاہ عامہ کے کاموں) پر زکوٰۃ کے مال میں سے خرچ کرنے کی اجازت دی ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ چیزیں سبیل اللہ کی صنف میں شامل ہیں، اس لیے کہ سبیل اللہ کا مفہوم ہر نیک کام کو شامل ہے، اگرچہ آغاز اسلام میں بکثرت پیش آنے کی وجہ سے وہ اپنے وسیع تر مدلولات کے فقط ایک ہی فرد یعنی جہاد وقتال کے لیے زیادہ بولا جانے لگا تھا، جیسا کہ اس طرح کی کئی مثالیں ہیں مگر اس معنی ومفہوم نے حقیقت عرفی کی حیثیت اختیار نہیں کر لی، چنانچہ اس لفظ کا اپنا اصل مفہوم باقی ہے اور اس میں ان تمام اقسام کی نیکی کے کام شامل ہیں جس کا مصلحت عامہ یا خاصہ تقاضا کرتی ہو، الا یہ کہ کوئی مخصوص دلیل اس میں استثناء کر دے۔''

حاصل کلام یہ کہ ہمیں جو رائے زیادہ راجح نظر آتی ہے، وہ وہ رائے ہے جو بعض فقہا نے دی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم مسجد کی تعمیر اور اس طرح کے دیگر نیکی اور رفاہ عامہ کے کاموں پر خرچ کی جا سکتی ہے اور ایسا کرنے سے زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور اسے پورا ثواب ملتا ہے۔ (فتاویٰ الذکوۃ، بیت الذکوۃ کویت ۱۹۸۸ء ص ۱۵۰۔۱۵۱ بحوالہ الفتاویٰ الاسلامیۃ۔ الازہر)

فتویٰ کمیٹی کویت کی رائے

سوال: زکوٰۃ کا ایک مصرف ''فی سبیل اللہ'' ہے، کیا اس کا مفہوم صرف جہاد بمعنی قتال اور مجاہدین کو ساز وسامان کی

فراہمی تک محدود ہے یا اس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس میں دین کا بھلا ہو؟

جواب: کمیٹی کی رائے ہے کہ "سبیل اللہ" سے مراد نیکی کی راہ ہے۔ بعض علماے متاخرین کی رائے میں نیکی کا ہر کام مصارف زکوٰۃ میں شامل ہے، مگر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا جو شخص جائزہ لے گا، اسے یہ نظر آئے گا کہ یہ لفظ جہاد ہی کے حوالے سے استعمال ہوا ہے مگر جہاد جیسا کہ اسلحہ سے ہو سکتا ہے، معاشرہ کی ضرورت کے لحاظ سے دعوت الی اللہ کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ فتویٰ کمیٹی نے اس حوالے سے پوچھے جانے والے تمام استفسارات کے بارے میں اسی رائے کو اختیار کیا ہے، چنانچہ ہر وہ سرگرمی جو دعوت دین یا دفاع اسلام کے حوالے سے ہو، چاہے اسلحہ کے ذریعے سے ہو یا کسی اور ذریعے سے، وہ "فی سبیل اللہ" اور مصارف زکوٰۃ میں شامل ہے۔ (فتاویٰ الزکوٰۃ حوالہ مذکورہ، ص ۱۶۰ الجنۃ الفتویٰ وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیۃ، الکویت، فتویٰ نمبر ۸۲/۸)۔

الشریعہ

اسلامی ویب سائٹ

اردو زبان میں

اسلام کیا ہے؟	مضامین ومقالات
ماہنامہ الشریعہ	آپ نے پوچھا
اسلامی ویب سائٹس	ڈائریکٹری

www.alsharia.org